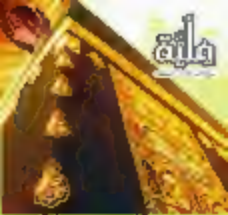


اولاد



اولاد



پنجاب سرکاری اسکول

پنجاب سرکاری اسکول

پنجاب سرکاری اسکول

پنجاب سرکاری اسکول

پنجاب سرکاری اسکول



پنجاب سرکاری اسکول

پنجاب سرکاری اسکول

- 1. پنجاب سرکاری اسکول
- 2. پنجاب سرکاری اسکول
- 3. پنجاب سرکاری اسکول
- 4. پنجاب سرکاری اسکول
- 5. پنجاب سرکاری اسکول
- 6. پنجاب سرکاری اسکول
- 7. پنجاب سرکاری اسکول
- 8. پنجاب سرکاری اسکول
- 9. پنجاب سرکاری اسکول
- 10. پنجاب سرکاری اسکول

پنجاب سرکاری اسکول

پنجاب سرکاری اسکول

كلمة العروبة

Abstract

58 ٹو، پی یا ایکٹ 1935ء

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الحمد لله رب العالمين

[illegible]

اقتدار کی غمناکی ہی اصل سبب بناو ہے۔ اور اقتدار اختیار کے بغیر کوئی حیثیت نہیں رہتا۔ سب تک انسان اقتدار میں ہوتے ہوئے ہی اختیار استعمال نہ کرے تو اس وقت تک اس کے اقتدار کو کوئی نہیں مانگا۔ امارے اس قانون میں سب کو حق قرار دیا گیا، تاہم اس کا مانتے کو اپنے اسلے کی طاقت دینے کا طریقہ یہ بتا رہا ہے کہ حوتہ جی جانتے کے مضمون کی جگہ دیکھ کر کراشر وہ کر رہا ہے اور ساتھ ہی جانتے کے معزز بن گیا اس جانتے میں جذب کر کے اس پر اپنی حیثیت واضح کرنے کے لئے اس کے ساتھ خوش روئی سے گفتگو کر رہا ہے۔ تاکہ معزز بن کر معلوم ہو جائے کہ اس کے کیا کیا اختیار ملتے ہیں۔ اور شر مرہ جانتے ہی اختیار استعمال کرنے پر کیا پابندی محسوس نہیں کرتا۔

آئی ظن تبارے ملک میں وقتہ مر کے ساتھ ساتھ ہتھیار کی جنگ نہ سے نہ مہر سے جاری ہے۔ ہر شخص یہ چاہتا ہے کہ میرے پاس زیادہ سے زیادہ ہتھیار ہو تو ہم کی خدمت کرنا یا اس کے مسائل حل کرنا تو مقصود نہیں بلکہ دھرم کے کو بیجا کرنا و دلیل کے مقصود ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ہمارے ملک میں جو کوئی بھی ہر وقتہ مر آیا ہے اس نے ہتھیارات کا مرکز بنے آپ ہی کو بظاہر اس کام کے لئے ہر ایک نے ملک کے مختلفہ میں کا علی۔ بکا اور

ہمارے ملک میں یہ کہا جاتا ہے کہ تجارت زمین یا زمین کو پیدا کرتی رہتا ہے، اسی لئے اس میں

تمام اختیارات وزیر اعظم کے ہونے چاہئیں۔ سب کو جو صدمہ ہوتا ہے وہ اپنے لئے اختیار است حاصل کرنا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ نہ عادیہ میں پارلیمینٹ ہونے کے باوجود اختیار ملک کے وزیر اعظم کو ہے اس لئے یہاں بھی وزیر اعظم کے پاس اختیار ہونا چاہئے۔

ہم کہتے تو ضرور ہیں مگر جو عزت و عادیہ میں بادشاہ کو دینی جاتی ہے اس کا یہاں تصور بھی نہیں۔ یہاں کا بادشاہ عزت میں سب سے آگے ہے۔ اس کے پاس اختیار ہونے کے باوجود وزیر اعظم بادشاہ کا کارندہ ہی شمار ہوتا ہے۔ بادشاہ کی کوئی توجہ کا حق نہیں۔ اس کے پاس بادشاہ کا احترام اور قانون کی پابندی لازم ہے۔ اگر وزیر اعظم بادشاہ ہوتا ہے تو وہ بادشاہ کو توجہ کر کے نہیں دیکھتا۔ اور اگر بادشاہ کے پاس اختیار نہیں تو وہ عادیہ میں پارلیمینٹ کو وزیر اعظم کے خلاف سازشوں کا گڑھ بن جاتا۔

۵۹۔ دہلی کیا ہے؟ یہ دہلی سے ۱۰۰ میل کے مسافت آئین کی موافق ہے ہو کہ اس میں آئین پر تمام کے ذریعہ اعلیٰ کی تھی۔ ۱۹۳۵ء میں دہلی کی پارلیمنٹ نے ایک بل پاس کیا جس کو ایک ۱۹۳۵ء کہا جاتا ہے۔ یہ ۱۹۳۵ء میں لکھنؤ ہوا تھا۔ اس بل میں پہلی دفعہ ہندوستان کے لوگوں کو قانون ساز اسمبلیوں کے منتخب کرنے کا اختیار دیا گیا تھا۔ اس میں وزیر اعظم کو ہم کا ہونا اور گورنر انگریز حکومت کا نمائندہ ہونا۔ (اس دور میں سو پے کے وزیر اعلیٰ کو وزیر اعظم کہا جاتا تھا) اس بل میں ۵۹۔ دہلی والے اختیارات گورنر کو دینے گئے تھے۔ ۵۹۔ دہلی کا بل یہ ہے کہ سو پے کے وزیر اعلیٰ بھی فیصلہ کریں گے اس کو گورنر مسترد کر سکتا ہے۔ گورنر کو فیصلہ کرنے میں پارلیمنٹ خود مختار نہیں۔ کانگریس نے اس کو قبول نہ کر کے صوبوں میں وزٹیں بنانے سے انکار کر دیا۔ چونکہ مسلم لیگ نے اس معاملے میں کوئٹہ کی پالیسی اختیار کی۔ اپنی وزٹیں بھی کام نہیں ہو۔ گورنر کے اختیارات کی مخالفت اور وزارتوں کو اختیار کیا۔ اس مسئلے میں مسلم لیگ کے سرکردہ رہنما بھی لگے ہیں۔

ایک موقع پر دہلی والے ہندو نے لکھنؤ سے کہا کہ مسٹر جتوئی نے جو مسلم لیگ کے نمبر ہیں اور انھیں وزارت پارٹی کے لیڈر ہیں۔ انہوں نے کانگریس سے مل کر ۱۹۳۵ء میں یہ پریوزیشن آئین میں پاس کیا کہ وہ جو وزارتیں میں جو گورنر کو اختیار دینے گئے ہیں وہ اختیار است ہم کو منتقل کریں۔ اس کی روئے مسلمان نمبروں نے بھی کانگریس کے ساتھ دی۔ ہم تو پہلے ہی جانتے تھے کہ کانگریس کا جسٹس گورنر کے ہاتھ میں ہونا چاہیے۔ لیکن کانگریس اور ایک دہلی وزٹوں پر اس وقتوں نے اس کی مخالفت کی۔ وہ اب بھی کہہ رہے ہیں۔ مسٹر جتوئی نے سب بھی یہ نہیں کہا کہ گورنر کے اختیارات ہم نے سنبھالے جائیں۔

میں نے کہا کہ میں نے وزیر اعلیٰ پارٹی نے اور تمام آئینہ مسلمانوں نے اس کو ضرورتی سمجھا تھا اور یہی روئے ۱۹۳۵ء میں دی گئی تھی۔ اگر گورنر اس صوبوں میں جہاں یہ

کا ٹکڑے کی نقلیں، کثرت میں ہے، اختیارات، امتیاز نہ کریں گے تو مسلمانوں پر جو ہے
ظلم اٹھائے جائیں گے اور ان کی اقتصادی حالت چارہ ہو جائے گی۔ مسلمان مسیہدروں
کو ان کی زمینوں سے اس لئے محروم کر دیا جائے گا کہ وہ کاغذ پر ہیں، ان کو زمین
دہنی بنائے گی۔ مسلمانوں کو ملازمت میں جگہ نہیں دی جائے گی۔ اس کے لئے طرح
طرح کے قوانین بنائے جائیں گے جنہی کے ذریعہ مسلمانوں کو ان کے حقوق سے محروم
کر دیا جائے گا اور تیار ہے سے محروم کئے جائیں گے۔

دوسرے نے کہا کہ یہ حق کو منسٹ نے ہی لئے توڑ کر رکھا ہے لیکن اگر ملک
نہ پاتا تو ہم کیا کریں، ان سبوں میں مسلمانوں کی کثرت ہے وہاں مسلمان بھی نہیں
چاہتے کہ گورنر کو اختیار ہو۔

میں نے کہا کہ یہ فی فی مسلم تہذیب کا گورنر ہے، وہ یہاں مسلمانوں کی
آزادی بچاؤ لاکھ ہے سرکار میں بچپن لاکھ ہے، ان دنوں سبوں کے مسلمان آباد ہو
جائیں گے۔ غرض یہی ٹھیکوٹی ہے آج کل جاری رہی۔ (بہار اقبال صفحہ ۷۷-۷۸)

اس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ مسلم ایک گورنر کے اختیارات کی تہذیب کا شعار
تھی۔ یہ کہ آج کل کے جاری و ساری ہے، تمام مسلم ایک نے ہی اختیارات کو قبول کر کے سبوں میں
دینی و دنیوی قائم کر لیں۔ ۱۹۷۳ء میں انکسٹن کے بعد اس ایک میں تمام کر کے گورنر کا یہ اختیار سلب
کر لیا گیا تھا۔ تمام اختیارات وزیر اعظم کو دیے گئے۔

۱۹۷۳ء میں اختیار حاصل کرتے کام سے پہلے کام کا دور اعظم کے گورنر جنرل بٹے کے
بعد شروع ہوا، سب پاکستان بنائے ان کے گورنر جنرل کا دور اعظم پاکستان محمد علی جناح ہی گئے، انکو
۱۹۷۳ء میں ہمارے نے اپنی فوجیں کشمیر میں داخل کر دیں، اس پر قائد اعظم نے بطور گورنر جنرل
پاکستان کے انگریز چیف آف آرمی سٹاف جنرل وکس گریسی کو کشمیر میں فوج داخل کر کے قائم کیا تو
وکس گریسی نے حکم ماننے سے انکار کر دیا اس پر قائد اعظم نے چند ساتوں کے گورنر جنرل لاہور کو
دشمن کو لاہور دیا۔ یکم نومبر کو ہندوستان کے گورنر جنرل لاہور کو دشمن لاہور نے، قائد اعظم نے سب
لاہور کو لاہور دشمن کے سامنے اس مسئلہ میں تجویز دی، انھیں تو لاہور کو لاہور دشمن نے یورپ میں کہا کہ
میں تو شخص آگئی گورنر جنرل ہوں ہی جی جن کا اختیار سب گورنر جنرل کے پاس نہیں رہا اب ہمارے وزیر
اعظم کے پاس ہے۔ لاہور کو لاہور دشمن کے کہنے کا مقصد صرف قائد اعظم کو ان کے اختیار کا احساس
دلا تھا کہ جیسے میں بے اختیار شخص آگئی گورنر ہوں ایسے ہی آپ بھی ہیں۔ شاید اسی وجہ سے ہمارے
فوج کے انگریز آرمی چیف نے قائد اعظم کا حکم نہیں مانا تھا۔ کے نگارہ رسم کے بعد اب اختیارات باہر کر

وزیر اعظم کی پٹا تھا۔

ہم نے اپنے ذہن سے سنا ہے اور شاید کسی پر حجاب بھی ہے کہ جب قائد اعظم کو کوئٹہ جنرل کے اختیارات کا علم ہوا تو قائد اعظم نے صریحاً ان کے ایکٹ کو ہی منسوخ کر دیا۔ ایکٹ میں ترامیم کی وجہ سے جو اختیارات کوئٹہ جنرل سے چھین گئے تھے، وہ بحال ہو گئے۔ یہاں پر میں ایک بات عرض کرنا چاہوں وہ یہ کہ قائد اعظم نے ٹکڑے لے کر اپنے لئے اختیارات حاصل کر بھی لئے تھے تو اس پر اعتراض اس لئے نہیں کیا جاسکتا تھا کہ وہ اپنی حق سے منکف گئے۔ وہ قانونی کے پابند تھے اس لئے ان سے اختیارات کا انتقال ہے ہاں نہیں ہو سکتا تھا۔ مگر انہی اختیارات کو قائد اعظم کے بعد انے والے گورنر جنرلوں نے جس بے دردی سے استعمال کیا تو اس کی وجہ سے متنازعہ ہو گیا۔ کوئٹہ جنرل کا کام ٹکڑے جیسے قانچ لڑھکتے تھے جس طرح پارلیمنٹ کو منسلک کر دیا تو اس کی مثال دینا مشکل ہے۔ انہوں نے جس طرح وزیر اعظم کو ہارٹ کیا وہ بھی ایسے مثال آپ ہے۔ سب تک پاکستان میں کوئٹہ جنرل کا محدود بائیکاٹ ہو گیا اور پھر صوبوں میں سکندر مرزا نے آئین کا سرکاری نظام رائج کیا تو یہ اختیارات صدر کے لئے مخصوص کر گئے۔ مگر یہ آپ حکام اور پھر کئی حکام نے ان میں مزید اضافہ کیا۔ ایک بات دہرائی آ کر لوگ سمجھتے تھے کہ اختیارات کے تمام راستے لاکل پر (فیصل آباد) کے گورنر کی طرف سے جاری ہوتے ہیں۔ (یہ یاد ہے کہ لاکل پر) (فیصل آباد) میں ایک گورنر تھے جس سے آٹھ لاکھ روپے تھے۔ آپ جس لاکھ روپے بھی داخل ہوں ساٹھ لاکھ گھری آتا ہے۔ اس لئے صدر نے اختیارات کو لاکل پر (فیصل آباد) کا گورنر کر لیا یا فیصل آباد کا گورنر مگر وہ آٹھ لاکھ روپے اصل پر چاہیے کا چھوٹا ہے۔ چھوٹے سے کی آٹھ لاکھ ہیں۔ فیصل آباد انگریز گورنر لاکل نے ۱۹۵۷ء میں بھلا تھا۔ اس لئے ان کے کام سے اس کا کام لاکل پر رکھا گیا۔ بعد میں صدر کی فرمائش فیصل مرحوم کے کام پر چھل کر کے فیصل آباد کو دیا۔

۱۹۵۷ء کے الیکشن میں سب ٹکڑے پاکستان میں پارلیمانی سسٹم ہونے تو پارلیمانی نظام نافذ کرنے کے لئے صریحاً اس میں ایک مسئلہ آئین بھلا۔ اس میں صدر سے تمام اختیارات لے کر وزیر اعظم کو دیے گئے۔

یہاں کہ کہیں صدر مختار تھے نہ تھا اور جب صدر سے اختیارات لے کر وزیر اعظم کو دیے گئے تو صدر کو ایسی صورت پیش آئی کہ وہ وزیر اعظم کی مہارت کے بغیر کسی سے مل بھی نہیں سکتا تھا۔ یہاں تک کہ صدر اپنے آپ کو قیدی محسوس کرنے لگا ہے اور دستور میں خود ہی ایسے قانونی کے لئے

ایک من صدر کی وجہ اہوں پر مطالبہ نکلتا ہے کہ صدر فاضل فنی کو یا کر۔ اس وقت فاضل فنی نے ہدایت پاکستان کے صدر ہوتے تھے (پھر سے صدر اعظم نے بھی اختیارات حاصل کرنے کے بعد صدر سے اچھا سلوک نہیں کیا۔ یہی وجہ ہے کہ کوئی صدر بے دست پائیں ہونا چاہتا۔

۱۹۷۹ء میں سپریم کورٹ نے اس کے خلاف تحریک چلی تو صدر صاحب نے دست و پا چھڑک دیا کہ جس نے چاہے بڑا ہی فاضل فنی ہو اس کے خلاف لے کر اس نے کوئی اعظم کو ہٹانے کے سلسلے میں صدر کے پاس کوئی اختیار نہیں تھا۔ بڑا ہی فاضل فنی مرہوم نے آ کر انہیں میں صدر کے اختیارات کو پھر سے شامل کر دیا اور صدر فاضل فنی ہو گیا۔ چنانچہ صدر فاضل فنی مرہوم نے اپنے من اختیارات کو جو جو حکومت کے خلاف استعمال کرا دیا۔ سپریم کورٹ مرہوم کے عداوت کے بعد پھر بلاٹ چڑھائی کہ صدر سے اختیارات واپس لے جائیں۔ چنانچہ لوڈ اسٹریٹ کے دعوے اور میں صدر کے تمام اختیارات مرہوم کو فاضل کر کے صدر کو پھر مرہوم صدر کا قیدی بنادیا گیا۔ پھر مشرف کا فاضل فنی اس کے آگے آئے۔ انہوں نے مرہوم کے بار میں سے پھر اس کے (۱۹۷۹ء) ایک اور بار روٹ مین کا صدر بنادیا۔ اب پھر اسے جاری ہے۔

اختیار حاصل کر لینے کو تیار ہے اس پر سمجھا جاتا ہے کہ اب اس کو استعمال کرنا بھی ضروری ہے۔ حالانکہ اختیار کا مطلب صرف اختیاری ہے۔ یہی سبب نام نہاد ہے کہ اسے استعمال کیا جاتا ہے۔ چونکہ تیار ہے اس قسم کی کوئی بھی تربیت نہیں دی جاتی جس میں اختیار کو استعمال کرنے کے متعلق بتایا جائے۔

”اسلام میں خلافت کا اختیار مرہوم کو دیا گیا ہے مگر دنیا کے سارے مرہوم اپنے اس اختیار کو استعمال کر کے اپنی ہی پوں کو خلافت میں دے دیتے، بلکہ مشکل سے مشکل حالات میں بھی اس کا مطالبہ کیا جاتا ہے۔“

آج کل یورپ کی فحاشی میں ہمارے سینڈیا میں بھی یہ لائیکس کی جا رہی ہیں کہ خلافت کا اختیار مرہوم کے پاس کیوں ہے اس سے یہ جیسے کہا جائے یا کم از کم صورت کو لکھ دیا جائے۔ یہ باتیں دہر دہر کر رہی ہیں جنہوں نے یورپی طرز پر اپنی مرضی سے مہذب زندگی گزار رہی ہوتی ہے۔ جس کو کبھی آبادی نے کچھ یوں کہا ہے۔

خدا کے فضل سے یہی میرا دھن مہذب ہیں

ایسا ہے کہ نہیں آتی انہیں خدا نہیں آتا

یعنی یہی تئیں حیات ہو جو خاتمہ کو اس کی بے حیائی پر مشتمل آئے۔ تو کئی عورت خاتمہ سے علاقہ کا حق چھیننے کی کوشش کرتی ہے۔ اور جو شریف یہی ہوتی ہے وہ ہر حال میں خاتمہ کی آبرو کی حفاظت کرتی ہے۔ اور بعض عورتوں کی قسمت ایسی ہوتی ہے کہ ان کو خاتمہ ہی ایسا ملتا ہے جو ان کا دین کا ہے۔ اور ان کی یہی فریادیں سن کر ان کو پیچھے روک دیتا ہے۔ وہی جب مسئلہ کی کوئی بات کرتی ہے تو وہ خاتمہ بات بات پر اپنی یہی کو علاقہ دیتا ہے تو وہ دیکھ کر یہی اپنی قسمت کو کوئی ہے۔ ہمارے ملک کا حال بھی ایسا ہی ہے۔ صدر کو اگر ملک کا منصب پناہ ملے تو وزیر اعظم یا وزیر داخلہ کی طرف اور اس کو گناہ ہے۔ اور اگر یہی شریف ہو تو ہمارے صدر میں وہ تمام خوبیوں پائی جاتی ہیں جس پر وہ بات بات پر علاقہ اپنے کی شکل کرتا ہے۔

ہمارے اس امر صدر کے پاس اختیار است میں تو وزیر اعظم اور پارلیمنٹ کو اپنی مرضی کے مطابق پلانے کی کوشش کرتا ہے۔ اور نہ مانتے پر اسمبلی اور حکومت کو یہ خواست کر دیتا ہے۔ اور اگر وزیر اعظم کے پاس اختیار آ جائے تو وہ صدر کو ہر قابل بنا دیتا ہے۔ یہ بہت ہیست کی کی۔

ہندوستان میں بھی جمہوری نظام چلنے سے کام ہے۔ اکیس برس مارشل لا نہیں لگا سکی۔ اس صدر نے اختیار اسے کا مطالبہ نہیں کیا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ آزادی کے بعد وہاں وہ لوگ برسرِ اقتدار آئے جنہوں نے آزادی کے لئے قربانی دی تھیں۔ وہ لوگ مذاہن میں گئے۔ وہاں یہ کہا نہیں جو ہم کو قریب سے دیکھا جو ہم کے مسائل کو سمجھا جس کی غرض دیکھی۔ اس کے بعد ان کی دور میں کچھ لی۔ اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ ان لوگوں کو آزادی کی قدر ہوئی۔ اور انہوں نے ہم کو ہم پر کیا کرنا جو ہم کو حکومتی اختیار اسے کی جڑیں گھوس میں نہیں اٹھائی۔ اس کا نتیجہ آج وہاں جمہوری نظام مستحکم ہے۔

ہمارے اب یہ سکرین بننے چلے آئے ہیں یہ وہ ہیں جن کے بڑے نگران کے اور غور سے دیکھنے کی حد است کے سلسلے میں نگران بننا ہو تو ہم کی ایک ذمہ داری لوگوں کے ہاتھ میں دے گیا۔ مگر ان لوگوں سے سکرانی سنبھالی نہیں جاتی۔ جب اس کے پاس اقتدار آتا ہے تو یہ کچھوں سے دیر نہ ہاتھ ہیں۔ ان لوگوں نے پس سر کرتے ہوئے ہماری زندگی نگران کی غلامی میں گنہ گار کی۔ اب جب کئی ان کو اختیار ملتا ہے تو یہ اس کو ہر جائزہ دیا ہر سبک پر دستمال کرنے میں لگ جاتے ہیں۔

ہمارے اس جمہوریت کے نام کی مافوقین جاتی ہے مگر ہمارے منتخب خاتمہ سے وہ ہوتے ہیں کہ زمیندار ہر گز وہر و خلاقی گیرے۔ جو وہی دین فریادیں سن کر ہر حال میں ان کو ہلکے چھوڑ دینا چاہیے۔ وزیر داخلہ کے سر پرست ہی ہوتے ہیں۔ ان کے پاس تمام کام کی کوئی چیز نہیں ہوتی۔ جب یہ لوگ تمام کو دھوکے دھانڈی یا ہڑباز دیکھا کر ممبرین کر پارلیمنٹ میں آتے ہیں تو یہ اپنی غرضت کے مطابق قوم کے

مسائل و مسائل قرآنی

حضرت مولانا محمد رفیع الدین صاحب مدظلہ العالی

۱۰

اللہ تعالیٰ ہمیں اس مسئلہ پر توفیق عطا فرمائے۔ یہ مسئلہ فقہی ہے اور اس کا جواب فقہی ہے۔

یہ مسئلہ فقہی ہے اور اس کا جواب فقہی ہے۔ یہ مسئلہ فقہی ہے اور اس کا جواب فقہی ہے۔

یہ مسئلہ فقہی ہے اور اس کا جواب فقہی ہے۔ یہ مسئلہ فقہی ہے اور اس کا جواب فقہی ہے۔

یہ مسئلہ فقہی ہے اور اس کا جواب فقہی ہے۔ یہ مسئلہ فقہی ہے اور اس کا جواب فقہی ہے۔

سب سے زیادہ دل میں جانتے ہیں۔

قرآنی کلمات

- (۱) "اور میں نے تم کو اپنا نائب بنایا ہے" (سورہ ابراہیم: ۱۱)
- (۲) "اور میں نے تم کو اپنا نائب بنایا ہے" (سورہ ابراہیم: ۱۱)
- (۳) "اور میں نے تم کو اپنا نائب بنایا ہے" (سورہ ابراہیم: ۱۱)
- (۴) "اور میں نے تم کو اپنا نائب بنایا ہے" (سورہ ابراہیم: ۱۱)
- (۵) "اور میں نے تم کو اپنا نائب بنایا ہے" (سورہ ابراہیم: ۱۱)
- (۶) "اور میں نے تم کو اپنا نائب بنایا ہے" (سورہ ابراہیم: ۱۱)
- (۷) "اور میں نے تم کو اپنا نائب بنایا ہے" (سورہ ابراہیم: ۱۱)
- (۸) "اور میں نے تم کو اپنا نائب بنایا ہے" (سورہ ابراہیم: ۱۱)
- (۹) "اور میں نے تم کو اپنا نائب بنایا ہے" (سورہ ابراہیم: ۱۱)
- (۱۰) "اور میں نے تم کو اپنا نائب بنایا ہے" (سورہ ابراہیم: ۱۱)
- (۱۱) "اور میں نے تم کو اپنا نائب بنایا ہے" (سورہ ابراہیم: ۱۱)

۱۴۴۱ھ میں لکھا گیا تھا کہ یہ کتاب میری کتاب ہے۔

آج کے دن میں میں نے اس کتاب کو دیکھا ہے۔

۱۴۴۱ھ میں میں نے اس کتاب کو دیکھا ہے۔

۱۴۴۱ھ میں

۱۴۴۱ھ میں میں نے اس کتاب کو دیکھا ہے۔

۱۴۴۱ھ میں میں نے اس کتاب کو دیکھا ہے۔

۱۴۴۱ھ میں میں نے اس کتاب کو دیکھا ہے۔

۱۴۴۱ھ میں میں نے اس کتاب کو دیکھا ہے۔

۱۴۴۱ھ میں

۱۴۴۱ھ میں میں نے اس کتاب کو دیکھا ہے۔

۱۴۴۱ھ میں میں نے اس کتاب کو دیکھا ہے۔

۱۴۴۱ھ میں میں نے اس کتاب کو دیکھا ہے۔

۱۴۴۱ھ میں میں نے اس کتاب کو دیکھا ہے۔

۱۴۴۱ھ میں میں نے اس کتاب کو دیکھا ہے۔

۱۴۴۱ھ میں میں نے اس کتاب کو دیکھا ہے۔

۱۴۴۱ھ میں

۱۴۴۱ھ میں میں نے اس کتاب کو دیکھا ہے۔

۱۴۴۱ھ میں میں نے اس کتاب کو دیکھا ہے۔

۱۴۴۱ھ میں میں نے اس کتاب کو دیکھا ہے۔

۱۴۴۱ھ میں میں نے اس کتاب کو دیکھا ہے۔

۱۴۴۱ھ میں

۱۴۴۱ھ میں میں نے اس کتاب کو دیکھا ہے۔

ہاں میں نے تم سے ملنے کی بات کی ہے۔ یہ ہے۔ میں نے تم سے ملنے کی بات کی ہے۔

۱۰۔ جس شخص سے یہ کہنا چاہیے کہ "میں نے تم سے کچھ سیکھا"۔
 ۱۱۔ جس شخص سے یہ کہنا چاہیے کہ "میں نے تم سے کچھ سیکھا"۔
 ۱۲۔ جس شخص سے یہ کہنا چاہیے کہ "میں نے تم سے کچھ سیکھا"۔
 ۱۳۔ جس شخص سے یہ کہنا چاہیے کہ "میں نے تم سے کچھ سیکھا"۔
 ۱۴۔ جس شخص سے یہ کہنا چاہیے کہ "میں نے تم سے کچھ سیکھا"۔
 ۱۵۔ جس شخص سے یہ کہنا چاہیے کہ "میں نے تم سے کچھ سیکھا"۔
 ۱۶۔ جس شخص سے یہ کہنا چاہیے کہ "میں نے تم سے کچھ سیکھا"۔
 ۱۷۔ جس شخص سے یہ کہنا چاہیے کہ "میں نے تم سے کچھ سیکھا"۔
 ۱۸۔ جس شخص سے یہ کہنا چاہیے کہ "میں نے تم سے کچھ سیکھا"۔
 ۱۹۔ جس شخص سے یہ کہنا چاہیے کہ "میں نے تم سے کچھ سیکھا"۔
 ۲۰۔ جس شخص سے یہ کہنا چاہیے کہ "میں نے تم سے کچھ سیکھا"۔

[illegible]
$$E = \frac{1}{2} \int_{-\infty}^{\infty} \left(\frac{1}{2} \left(\frac{\partial \phi}{\partial t} \right)^2 + \frac{1}{2} \left(\frac{\partial \phi}{\partial x} \right)^2 \right) dx$$
[illegible]

۱۔ اہل بدعت ہمارے مذہب میں - "نہایت زیادہ" سے "بہت کم" کے درمیان
 اہل نہایت زیادہ سے بہت کم کے درمیان میں ہے۔ یہاں یہ جواب "مذہب" کے لیے ہے۔
 ۲۔ اہل بدعت ہمارے مذہب میں - "بہت کم" سے "بہت زیادہ" کے درمیان
 میں ہے۔ یہاں یہ جواب "مذہب" کے لیے ہے۔
 ۳۔ اہل بدعت ہمارے مذہب میں - "بہت کم" سے "بہت زیادہ" کے درمیان
 میں ہے۔ یہاں یہ جواب "مذہب" کے لیے ہے۔
 ۴۔ اہل بدعت ہمارے مذہب میں - "بہت کم" سے "بہت زیادہ" کے درمیان
 میں ہے۔ یہاں یہ جواب "مذہب" کے لیے ہے۔

$$(\mu - \alpha) \frac{1}{\sigma^2} = \frac{1}{\sigma^2} \sum_{i=1}^n (x_i - \mu) = 0$$

۱۔ اہل بیت علیہم السلام سے ملنے کے لئے جو شخص اپنے آپ کو وقف کر دے

حقیقت سہی

145

Editorial

۱۔ ایک ایک شخص کو ایک ایک کھانا دیا گیا۔
 ۲۔ ایک ایک شخص کو ایک ایک کھانا دیا گیا۔
 ۳۔ ایک ایک شخص کو ایک ایک کھانا دیا گیا۔
 ۴۔ ایک ایک شخص کو ایک ایک کھانا دیا گیا۔
 ۵۔ ایک ایک شخص کو ایک ایک کھانا دیا گیا۔
 ۶۔ ایک ایک شخص کو ایک ایک کھانا دیا گیا۔
 ۷۔ ایک ایک شخص کو ایک ایک کھانا دیا گیا۔
 ۸۔ ایک ایک شخص کو ایک ایک کھانا دیا گیا۔
 ۹۔ ایک ایک شخص کو ایک ایک کھانا دیا گیا۔
 ۱۰۔ ایک ایک شخص کو ایک ایک کھانا دیا گیا۔

شیرازی

آپ نے ان میں سے سب سے زیادہ محنت و توجہ دیا ہے۔ آپ کی
مدد کے بغیر یہ کام ممکن نہ ہوتا۔

مکرم

میں نے کہا کہ "اگرچہ میں نے یہ سب سنا ہے، مگر میں نے اس سے پہلے اس سے نہیں سنا تھا۔" میں نے کہا کہ "اگرچہ میں نے یہ سنا ہے، مگر میں نے اس سے پہلے اس سے نہیں سنا تھا۔" میں نے کہا کہ "اگرچہ میں نے یہ سنا ہے، مگر میں نے اس سے پہلے اس سے نہیں سنا تھا۔"

سجود کی جگہ میل

[illegible]

محمد بن عبد الجبار الحارثي

[illegible]

تکلیف

۱۔ حق تعالیٰ نے ہر انسان کو اپنے لیے ایک دھرم کا رشتہ عطا فرمایا ہے۔
 ۲۔ ہر انسان کو اپنے لیے ایک دھرم کا رشتہ عطا فرمایا ہے۔
 ۳۔ ہر انسان کو اپنے لیے ایک دھرم کا رشتہ عطا فرمایا ہے۔
 ۴۔ ہر انسان کو اپنے لیے ایک دھرم کا رشتہ عطا فرمایا ہے۔
 ۵۔ ہر انسان کو اپنے لیے ایک دھرم کا رشتہ عطا فرمایا ہے۔
 ۶۔ ہر انسان کو اپنے لیے ایک دھرم کا رشتہ عطا فرمایا ہے۔
 ۷۔ ہر انسان کو اپنے لیے ایک دھرم کا رشتہ عطا فرمایا ہے۔
 ۸۔ ہر انسان کو اپنے لیے ایک دھرم کا رشتہ عطا فرمایا ہے۔
 ۹۔ ہر انسان کو اپنے لیے ایک دھرم کا رشتہ عطا فرمایا ہے۔
 ۱۰۔ ہر انسان کو اپنے لیے ایک دھرم کا رشتہ عطا فرمایا ہے۔

مسحاً برضی اللہ عنہم کی تبلیغی خدمات

۱۰۰ برس میں دہ سے ترقی پائی ہے۔ یہ سمجھاؤ کہ وہ کس قدر ترقی پائی ہے؟

مرد و زن در جامعه ایران

[illegible]

قیامت کے دن ہر آدمی کو اس کے اعمال کے مطابق جزا دی جائے گی۔
 جس نے ایمان لایا اور نیک اعمال کیے وہ جہنم میں داخل ہوگا۔
 جس نے کفر کیا اور نیک اعمال نہیں کیے وہ جہنم میں داخل ہوگا۔
 جس نے ایمان لایا اور نیک اعمال کیے وہ جہنم میں داخل ہوگا۔
 جس نے کفر کیا اور نیک اعمال نہیں کیے وہ جہنم میں داخل ہوگا۔
 جس نے ایمان لایا اور نیک اعمال کیے وہ جہنم میں داخل ہوگا۔
 جس نے کفر کیا اور نیک اعمال نہیں کیے وہ جہنم میں داخل ہوگا۔
 جس نے ایمان لایا اور نیک اعمال کیے وہ جہنم میں داخل ہوگا۔
 جس نے کفر کیا اور نیک اعمال نہیں کیے وہ جہنم میں داخل ہوگا۔

اور اس کے اسی وقت تک تمام کے تمام یہ باتیں سن کر وہ نے بھی ہاتھ نہ دیا۔

ظاہر حال میں کہہ سکتے ہیں کہ ان کا کام نہ اچھا ہے نہ بُرا ہے۔ ان کے
 ہر کام میں وہ اپنے آپ کو لگاتے ہیں۔ ان کے ہر کام میں وہ اپنے
 لیے ہی ہیں۔ ان کے ہر کام میں وہ اپنے لیے ہی ہیں۔ ان کے ہر کام
 میں وہ اپنے لیے ہی ہیں۔ ان کے ہر کام میں وہ اپنے لیے ہی ہیں۔
 ان کے ہر کام میں وہ اپنے لیے ہی ہیں۔ ان کے ہر کام میں وہ اپنے
 لیے ہی ہیں۔ ان کے ہر کام میں وہ اپنے لیے ہی ہیں۔ ان کے ہر کام
 میں وہ اپنے لیے ہی ہیں۔ ان کے ہر کام میں وہ اپنے لیے ہی ہیں۔
 ان کے ہر کام میں وہ اپنے لیے ہی ہیں۔ ان کے ہر کام میں وہ اپنے
 لیے ہی ہیں۔ ان کے ہر کام میں وہ اپنے لیے ہی ہیں۔ ان کے ہر کام
 میں وہ اپنے لیے ہی ہیں۔ ان کے ہر کام میں وہ اپنے لیے ہی ہیں۔

[illegible][illegible]

میں نے یہ سب کچھ دیکھا تھا۔ میں نے یہ سب کچھ دیکھا تھا۔ میں نے یہ سب کچھ دیکھا تھا۔

۱۔ یہ ہے کہ انسان کو جو کچھ ملتا ہے وہ اس کے لئے ہے۔
 ۲۔ یہ ہے کہ انسان کو جو کچھ ملتا ہے وہ اس کے لئے ہے۔
 ۳۔ یہ ہے کہ انسان کو جو کچھ ملتا ہے وہ اس کے لئے ہے۔
 ۴۔ یہ ہے کہ انسان کو جو کچھ ملتا ہے وہ اس کے لئے ہے۔
 ۵۔ یہ ہے کہ انسان کو جو کچھ ملتا ہے وہ اس کے لئے ہے۔
 ۶۔ یہ ہے کہ انسان کو جو کچھ ملتا ہے وہ اس کے لئے ہے۔
 ۷۔ یہ ہے کہ انسان کو جو کچھ ملتا ہے وہ اس کے لئے ہے۔
 ۸۔ یہ ہے کہ انسان کو جو کچھ ملتا ہے وہ اس کے لئے ہے۔
 ۹۔ یہ ہے کہ انسان کو جو کچھ ملتا ہے وہ اس کے لئے ہے۔
 ۱۰۔ یہ ہے کہ انسان کو جو کچھ ملتا ہے وہ اس کے لئے ہے۔

مکتبہ کی نئی کتب خانہ : ہمیں ایک نئی مجلس "چراغِ مہتاب" ہے

احمدی
اس کی

{30} سو تو بے حس و متفصل تر ہے۔ ہمارے ہمارے بچے تو بے حس و متفصل تر ہیں۔

(3) دہائی سے یہ عمل پاکستانی حکومتوں کی طرف سے "مستند"

$$- \frac{1}{2} \frac{d}{dt} \left(\frac{1}{\rho} \right) = \frac{1}{2} \frac{d}{dt} \left(\frac{1}{\rho} \right) \quad (42)$$

— ۱۳۳ — (۱۳۳)

134

سید محمد علی بن ابی طالب علیه السلام

$$L_0 = \frac{1}{\sqrt{\pi}} \left(\frac{1}{2} + \frac{1}{2} \cos \theta \right) \quad (35)$$

بالنسبة إلى

1997, 1998, 1999, 2000, 2001, 2002, 2003, 2004, 2005, 2006, 2007, 2008, 2009, 2010, 2011, 2012, 2013, 2014, 2015, 2016, 2017, 2018, 2019, 2020, 2021, 2022, 2023, 2024, 2025, 2026, 2027, 2028, 2029, 2030, 2031, 2032, 2033, 2034, 2035, 2036, 2037, 2038, 2039, 2040, 2041, 2042, 2043, 2044, 2045, 2046, 2047, 2048, 2049, 2050, 2051, 2052, 2053, 2054, 2055, 2056, 2057, 2058, 2059, 2060, 2061, 2062, 2063, 2064, 2065, 2066, 2067, 2068, 2069, 2070, 2071, 2072, 2073, 2074, 2075, 2076, 2077, 2078, 2079, 2080, 2081, 2082, 2083, 2084, 2085, 2086, 2087, 2088, 2089, 2090, 2091, 2092, 2093, 2094, 2095, 2096, 2097, 2098, 2099, 2100, 2101, 2102, 2103, 2104, 2105, 2106, 2107, 2108, 2109, 2110, 2111, 2112, 2113, 2114, 2115, 2116, 2117, 2118, 2119, 2120, 2121, 2122, 2123, 2124, 2125, 2126, 2127, 2128, 2129, 2130, 2131, 2132, 2133, 2134, 2135, 2136, 2137, 2138, 2139, 2140, 2141, 2142, 2143, 2144, 2145, 2146, 2147, 2148, 2149, 2150, 2151, 2152, 2153, 2154, 2155, 2156, 2157, 2158, 2159, 2160, 2161, 2162, 2163, 2164, 2165, 2166, 2167, 2168, 2169, 2170, 2171, 2172, 2173, 2174, 2175, 2176, 2177, 2178, 2179, 2180, 2181, 2182, 2183, 2184, 2185, 2186, 2187, 2188, 2189, 2190, 2191, 2192, 2193, 2194, 2195, 2196, 2197, 2198, 2199, 2200, 2201, 2202, 2203, 2204, 2205, 2206, 2207, 2208, 2209, 2210, 2211, 2212, 2213, 2214, 2215, 2216, 2217, 2218, 2219, 2220, 2221, 2222, 2223, 2224, 2225, 2226, 2227, 2228, 2229, 2230, 2231, 2232, 2233, 2234, 2235, 2236, 2237, 2238, 2239, 2240, 2241, 2242, 2243, 2244, 2245, 2246, 2247, 2248, 2249, 2250, 2251, 2252, 2253, 2254, 2255, 2256, 2257, 2258, 2259, 2260, 2261, 2262, 2263, 2264, 2265, 2266, 2267, 2268, 2269, 2270, 2271, 2272, 2273, 2274, 2275, 2276, 2277, 2278, 2279, 2280, 2281, 2282, 2283, 2284, 2285, 2286, 2287, 2288, 2289, 2290, 2291, 2292, 2293, 2294, 2295, 2296, 2297, 2298, 2299, 2300, 2301, 2302, 2303, 2304, 2305, 2306, 2307, 2308, 2309, 2310, 2311, 2312, 2313, 2314, 2315, 2316, 2317, 2318, 2319, 2320, 2321, 2322, 2323, 2324, 2325, 2326, 2327, 2328, 2329, 2330, 2331, 2332, 2333, 2334, 2335, 2336, 2337, 2338, 2339, 2340, 2341, 2342, 2343, 2344, 2345, 2346, 2347, 2348, 2349, 2350, 2351, 2352, 2353, 2354, 2355, 2356, 2357, 2358, 2359, 2360, 2361, 2362, 2363, 2364, 2365, 2366, 2367, 2368, 2369, 2370, 2371, 2372, 2373, 2374, 2375, 2376, 2377, 2378, 2379, 2380, 2381, 2382, 2383, 2384, 2385, 2386, 2387, 2388, 2389, 2390, 2391, 2392, 2393, 2394, 2395, 2396, 2397, 2398, 2399, 2400, 2401, 2402, 2403, 2404, 2405, 2406, 2407, 2408, 2409, 2410, 2411, 2412, 2413, 2414, 2415, 2416, 2417, 2418, 2419, 2420, 2421, 2422, 2423, 2424, 2425, 2426, 2427, 2428, 2429, 2430, 2431, 2432, 2433, 2434, 2435, 2436, 2437, 2438, 2439, 2440, 2441, 2442, 2443, 2444, 2445, 2446, 2447, 2448, 2449, 2450, 2451, 2452, 2453, 2454, 2455, 2456, 2457, 2458, 2459, 2460, 2461, 2462, 2463, 2464, 2465, 2466, 2467, 2468, 2469, 2470, 2471, 2472, 2473, 2474, 2475, 2476, 2477, 2478, 2479, 2480, 2481, 2482, 2483, 2484, 2485, 2486, 2487, 2488, 2489, 2490, 2491, 2492, 2493, 2494, 2495, 2496, 2497, 2498, 2499, 2500, 2501, 2502, 2503, 2504, 2505, 2506, 2507, 2508, 2509, 2510, 2511, 2512, 2513, 2514, 2515, 2516, 2517, 2518, 2519, 2520, 2521, 2522, 2523, 2524, 2525, 2526, 2527, 2528, 2529, 2530, 2531, 2532, 2533, 2534, 2535, 2536, 2537, 2538, 2539, 2540, 2541, 2542, 2543, 2544, 2545, 2546, 2547, 2548, 2549, 2550, 2551, 2552, 2553, 2554, 2555, 2556, 2557, 2558, 2559, 2560, 2561, 2562, 2563, 2564, 2565, 2566, 2567, 2568, 2569, 2570, 2571, 2572, 2573, 2574, 2575, 2576, 2577, 2578, 2579, 2580, 2581, 2582, 2583, 2584, 2585, 2586, 2587, 2588, 2589, 2590, 2591, 2592, 2593, 2594, 2595, 2596, 2597, 2598, 2599, 2600, 2601, 2602, 2603, 2604, 2605, 2606, 2607, 2608, 2609, 2610, 2611, 2612, 2613, 2614, 2615, 2616, 2617, 2618, 2619, 2620, 2621, 2622, 2623, 2624, 2625, 2626, 2627, 2628, 2629, 2630, 2631, 2632, 2633, 2634, 2635, 2636, 2637, 2638, 2639, 2640, 2641, 2642, 2643, 2644, 2645, 2646, 2647, 2648, 2649, 2650, 2651, 2652, 2653, 2654, 2655, 2656, 2657, 2658, 2659, 2660, 2661, 2662, 2663, 2664, 2665, 2666, 2667, 2668, 2669, 2670, 2671, 2672, 2673, 2674, 2675, 2676, 2677, 2678, 26

 $\frac{d}{dt} \left(\frac{\partial L}{\partial \dot{x}} \right) = \frac{\partial L}{\partial x}$ (37)

پاکستان میں کیا کام ہوگا؟

[40] وہ جس سے تمیں سے جو ساری کیا۔

[41] یہ پانچوں میں سے ایک ہے۔ "سب سے پہلے یہ ہے۔"

"نہ ایک ہی ہے۔" "نہ ایک ہی ہے۔" "نہ ایک ہی ہے۔" "نہ ایک ہی ہے۔"

[42] یہ وہی ہے جس کی شکل میں ہے۔ "نہ ایک ہی ہے۔" "نہ ایک ہی ہے۔" "نہ ایک ہی ہے۔" "نہ ایک ہی ہے۔"

[43] یہ وہی ہے جس کی شکل میں ہے۔ "نہ ایک ہی ہے۔" "نہ ایک ہی ہے۔" "نہ ایک ہی ہے۔" "نہ ایک ہی ہے۔"

[44] یہ وہی ہے جس کی شکل میں ہے۔ "نہ ایک ہی ہے۔" "نہ ایک ہی ہے۔" "نہ ایک ہی ہے۔" "نہ ایک ہی ہے۔"

[45] یہ وہی ہے جس کی شکل میں ہے۔ "نہ ایک ہی ہے۔" "نہ ایک ہی ہے۔" "نہ ایک ہی ہے۔" "نہ ایک ہی ہے۔"

یہ وہی ہے جس کی شکل میں ہے۔

[46] یہ وہی ہے جس کی شکل میں ہے۔ "نہ ایک ہی ہے۔" "نہ ایک ہی ہے۔" "نہ ایک ہی ہے۔" "نہ ایک ہی ہے۔"

یہ وہی ہے جس کی شکل میں ہے۔

[47] یہ وہی ہے جس کی شکل میں ہے۔ "نہ ایک ہی ہے۔" "نہ ایک ہی ہے۔" "نہ ایک ہی ہے۔" "نہ ایک ہی ہے۔"

[48] یہ وہی ہے جس کی شکل میں ہے۔ "نہ ایک ہی ہے۔" "نہ ایک ہی ہے۔" "نہ ایک ہی ہے۔" "نہ ایک ہی ہے۔"

یہ وہی ہے جس کی شکل میں ہے۔

[49] یہ وہی ہے جس کی شکل میں ہے۔ "نہ ایک ہی ہے۔" "نہ ایک ہی ہے۔" "نہ ایک ہی ہے۔" "نہ ایک ہی ہے۔"

[50] یہ وہی ہے جس کی شکل میں ہے۔ "نہ ایک ہی ہے۔" "نہ ایک ہی ہے۔" "نہ ایک ہی ہے۔" "نہ ایک ہی ہے۔"

[51] یہ وہی ہے جس کی شکل میں ہے۔ "نہ ایک ہی ہے۔" "نہ ایک ہی ہے۔" "نہ ایک ہی ہے۔" "نہ ایک ہی ہے۔"

[52] یہ وہی ہے جس کی شکل میں ہے۔ "نہ ایک ہی ہے۔" "نہ ایک ہی ہے۔" "نہ ایک ہی ہے۔" "نہ ایک ہی ہے۔"

[53] یہ وہی ہے جس کی شکل میں ہے۔ "نہ ایک ہی ہے۔" "نہ ایک ہی ہے۔" "نہ ایک ہی ہے۔" "نہ ایک ہی ہے۔"

... عازق بالغذا نمک

نمک دوسرا کچھ ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ دوسرا نمک بھی ہے۔ جس سے جسم میں توازن قائم رہتا ہے۔

نمک دوسرا کچھ ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ دوسرا نمک بھی ہے۔ جس سے جسم میں توازن قائم رہتا ہے۔

نمک دوسرا کچھ ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ دوسرا نمک بھی ہے۔ جس سے جسم میں توازن قائم رہتا ہے۔

نمک دوسرا کچھ ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ دوسرا نمک بھی ہے۔ جس سے جسم میں توازن قائم رہتا ہے۔

نمک دوسرا کچھ ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ دوسرا نمک بھی ہے۔ جس سے جسم میں توازن قائم رہتا ہے۔

نمک دوسرا کچھ ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ دوسرا نمک بھی ہے۔ جس سے جسم میں توازن قائم رہتا ہے۔

نمک دوسرا کچھ ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ دوسرا نمک بھی ہے۔ جس سے جسم میں توازن قائم رہتا ہے۔

نمک دوسرا کچھ ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ دوسرا نمک بھی ہے۔ جس سے جسم میں توازن قائم رہتا ہے۔

علماء کی اہانت

کون سا زمانہ ایسا گنہگار ہے جس میں علماء سے عداوت نہیں ہوئی، ان کی اہانتیں نہیں ہوئیں، کیا امام، مہتمم کو قید نہیں کیا گیا؟ امام مالک کو تخت سے تخت نہیں ہار گیا؟ امام احمد ان غنیمت پر کیا نہیں گنہگار عرض کی بلیبل اھ۔ عالم کو لے لیتے ہو وہنا اھٹوں کی اہانت کا شکار ہو رہا ہو۔
 ظالمانہ اھ۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے تو کھادہ ہی مرثدہ فرما دی وہ اٹھاپدن اراہل اعظم اھ۔ (درنکار) بچا اور اعلیٰ علم کے دشمنی دوتے ہیں۔ نیز آئندہ کو اس میں اضافہ ہوا شروع رہی ہے اور ہو کر رہے گا۔ اس لئے کہ نبی اگر مہذبات قیامت میں اس بیج کو شکار کیا ہے۔ اور بٹنے طامات قیامت اھ بیٹ میں و مرد دوتے ہیں وہ فکر یہاں سب ہی پائے چار ہے ہیں۔ جو زمین کا بھی ہوتے نہیں آیا وہ فکر یہاں ہے ہیں کہ اس کے قاتل شروع ہو گئے ہیں۔ اس لئے کوئی چاہ نہیں کہ یہ چیز نہ پائی جائے۔ بلکہ جو کچھ پیش آ رہا ہے۔ عورت کا چار پائی وہ اس کے مقابلے جو فکر یہاں آ رہا ہے کچھ بھی نہیں۔

حضور اکرم کا ارشاد ہے کہ ایک زمانہ آئے گا کہ علماء کو کتوں کی طرح حق کیا جائے گا کاش اس وقت علماء مختلف دھارے لے رہے ہوں جائیں (یعنی ان رہنماؤں کے کاموں میں دخل نہ دیں، نہ ان کی اصلاح کی فکر کریں۔ ایک حدیث میں وارد ہے کہ ایک زمانہ ایسا بھی آئے گا کہ علماء کو موت مرخ (کندن) سوتے سے نر یا دو مجذوب ہوگی۔ ایک حدیث میں ارشاد ہے کہ ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ اس میں عالم کا جناح نہیں کیا جائے گا ورنہ عظیم آدمی سے شرم کی جائے گی نہ اس میں نہ کسی تصحیح ہوگی نہ چھوٹے پر شہرت ہوگی۔ دنیا کے حاصل کرنے

پڑا پس میں تمہیں مقابل ہو گا۔ باز کو باز نہ سمجھیں گے اور باز کو باز نہ سمجھیں گے۔ ایک لوگ
 پہنچتے پھر میں گئے اس زمانے کے آدمی بدترین عداوتی ہو گئے جن تعالیٰ شانہ قیامت میں ان کی
 طرف ذرا بھی توجہ نہیں فرمائیں گے۔

حضور قدس نے دعا فرمائی ہے کہ اے اللہ میں ایسے زمانے کو نہ پاؤں یا صحابہ کو خطاب
 فرماؤ کہ تم لوگ ایسے زمانے کو نہ پاؤ جس میں مائیم کا جناح نہ کیا جائے، عظیم سے شرم نہ کی
 جائے اس زمانے کے لوگوں کے دل بھی (کنڈا) ایسے ہو گئے ہر زبانیں عرب بھی
 (فہم) حضور اکرم کا ارشاد ہے کہ ایک زمانہ آیا آئے گا ہے کہ اس میں دین پر پختہ و لا ینما
 ہو گا جیسے ہاتھ پر پنکھاری پکڑنے والے۔

حضور اکرم نے علامات قیامت میں یہ بھی شمار کر لیا کہ ناندھن میں مؤمن پھر میں گئے بچے سے
 زیادہ ذلیل ہو جائیں انکے اوقات سمجھا جائے گا۔ نیز علامات قیامت میں یہ بھی وارد ہے کہ غاسق
 لوگ ناندھن کے سر پر ہو جائیں گے ہر کعبہ لوگ قوم کے ذمہ دار ہو گئے اور اس وجہ سے
 آدمی کا اعزاز کیا جائے گا کہ اس کے شر ہو نقصان سے محفوظ رہے۔ نیز یہ بھی علامات قیامت
 میں ہے کہ گائے والیوں کی کھرت ہو جائے گی ہر بابوں کا زور ہو گا۔ شراب کھرت سے پڑی
 جائے گی، اور امت کے خلاف کوڑا اٹھایا جائے گا۔ ایک حدیث میں آیا ہے کہ ایک زمانہ آیا
 آئے گا ہے جس میں کوئی دیندار اپنے دین کو سلامت نہیں رکھ سکے گا مگر یہ کہ ایک پہاڑ سے
 دوسرے پہاڑ اور ایک سواری سے دوسری سواری جا کر پہنچے جیسے کہ لومڑی اپنے بچوں کو لے
 پھرتی ہے اور یہ زمانہ وہ ہو گا جس میں حال روزی مشغل بن جائے گی ہر بغیر اللہ کی موصییت کے
 روزی حاصل ہونا دشوار ہو جائے گا۔ نیز علامات قیامت میں یہ بھی وارد ہے عام گناہ بازاری
 ہوگی، دوا و دوا کی کھرت ہوگی، طبیعت پھیل جائے گی، مالداروں کی حکمت کی جائے گی، انکسرت
 کرنے والوں کا ملک ہو گا اور قیامت کی کھرت ہوگی۔

200

MILLIA

قریانی کی کتابیں

MILLIA

پہلے نمبر

200

پہلی کتاب

پہلی کتاب